احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 42

منگل 16 اکتوبر 2001ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 16 اکتوبر 2001ء 28 رجب 1422 ہجری - 16 اخاء 1380 ہش جلد 51-86 جلد 236

حفاظت کی سعادت

حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا۔

ارقبوا محمد اصلی اللّٰہ علیہ وسلم فی اھل بیتہ

حضورؐ کی خاطر آپ کے اہل بیت کی حفاظت کرو یا حضورؐ کے اہل بیت کی خدمت کے ذریعہ حضورؐ کی حفاظت کی سعادت حاصل کرو۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب مناقب قرابة رسول اللّٰہ حدیث نمبر 3436)

اللہ تعالیٰ کی صفت رقیب کا پر معارف تذکرہ

آنحضرت ﷺ کو اللہ کی جو حفاظت میسر تھی اور کسی کو مہیا نہ تھی

جب تم یہ خیال کرو گے کہ اللہ تم پر نگران ہے تو تم گناہ اور بے حیائی سے بچ جاؤ گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 12-اکتوبر 2001ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن 12-اکتوبر 2001ء - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں خدا تعالیٰ کی صفت رقیب پر نہایت پر معارف انداز میں روشنی ڈالی - حضور ایدہ اللہ کا خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا-

حضور ایدہ اللہ نے قرآن کریم کی آیات کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی صفت رقیب کی وضاحت فرمائی - حضور نے ایک آیت قرآنی کی تشریح میں فرمایا افسوس کی بات ہے کہ رحمی رشتوں کا کوئی خیال نہیں رکھا جاتا ساس سسر کو ماں باپ کی جگہ ہونا چاہئے قرآنی نصائح کو نظر انداز کرنے سے مسائل پیدا ہوتے ہیں جن سے میری ڈاک بھری ہوتی ہے - قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ خیال نہ کرو کہ تم پر کوئی نگران نہیں - حضور ایدہ اللہ نے رقیب کے لفظ کے مطالب لغت سے بیان فرمائے - اس سے مراد گھات میں بیٹھا ہوا محافظ جس سے کوئی چیز غائب نہیں ہوتی - حفاظت کرنے والا، نگہبانی کرنے والا - انتظار کرنے والا - حضور ایدہ اللہ نے احادیث کے حوالے سے فرمایا جو حفاظت حضرت رسول اللہ ﷺ کو حاصل تھی وہ کسی اور کو نہ تھی یعنی اللہ کی حفاظت آپؐ کو میسر تھی - ایک حدیث میں ہے بنی اسرائیل کے دو افراد میں سے ایک گناہ گار تھا اور ایک عبادت گزار - عبادت گزار نے گناہ گار کو کہا کہ اللہ کی قسم اللہ تمہیں کبھی جنت میں داخل نہیں کرے گا - لیکن وفات کے بعد اللہ نے گناہ گار کو معاف کر دیا اور جنت میں داخل کر دیا - حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس سے پتہ چلتا ہے کہ کسی کو یہ نہیں کہنا چاہئے کہ اللہ تمہیں معاف نہیں کرے گا - اللہ کی قدرت کو اپنے ہاتھ میں نہیں لینا چاہئے - حضرت مسیح موعود نے اللہ کی صفت رقیب کے سلسلے میں فرمایا جب تم یہ خیال کرو گے کہ اللہ تم پر نگران ہے تو ہر گناہ اور بے حیائی سے بچ جاؤ گے کیونکہ ہر انسان اپنی بدی کو خفیہ رکھنا چاہتا ہے - حضور ایدہ اللہ نے حدیث بیان فرمائی کہ مومن جب تک گناہ کی حالت میں ہوتا ہے وہ مومن نہیں رہتا - اس کے بعد پھر ایمان کی حالت میں واپس لوٹ آتا ہے - ایک حدیث میں ہے کہ جب آنحضرت ﷺ کے بعض صحابہ کو جہنم کی طرف لیجایا جائے گا تو آنحضرتؐ فرمائیں گے یہ تو میرے صحابہ ہیں اس پر اللہ فرمائے گا تو نہیں جانتا کہ انہوں نے تیری وفات کے بعد کیا کیا نئی باتیں کیں - حضرت مسیح موعود کی ایک تحریر کے حوالے سے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میرا طریق ہمیشہ یہ رہا ہے کہ میں جب کسی آیت کے بارے میں وضاحت کا طالب ہوتا ہوں تو اللہ سے رجوع کرتا ہوں اور ہمیشہ اللہ حقیقت کو مجھ پر واضح فرما دیتا ہے -

حضرت مسیح موعود کو اللہ کی نگہبانی حاصل ہونے کے بارے میں حضور ایدہ اللہ نے ایک واقعہ بیان فرمایا کہ ایک دن صبح ہی ایک انگریز ایس پی قادیان آ گیا اور حضرت مسیح موعود سے کہا کہ میں آپ سے چند سوال کرنا چاہتا ہوں اس کے بعد اس نے اپنی نوٹ بک کو بار بار ایک ایک صفحہ کر کے کھنگالا مگر اسے کوئی سوال نہ ملا - آخر کار وہ یہ کہہ کر اٹھ گیا کہ ابھی سوال نہیں مل رہے پھر کبھی آؤں گا - پھر وہ کبھی نہ آیا - اس کے مقابلے پر حضرت مسیح موعود کو ایک دفعہ ایک بحث کے دوران ایک حوالے کی ضرورت پڑی آپ نے کتاب کے ورق تیزی سے پلٹنے شروع کئے اور ایک جگہ رک کر فرمایا یہ لو حوالہ! جب حضرت مسیح موعود سے بعد میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا جب میں صفحے الٹ رہا تھا تو تمام صفحے مجھے صاف نظر آئے ایک جگہ کچھ لکھا تھا میں سمجھ گیا کہ یہی وہ صفحہ ہے جس کی تلاش ہے - حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس طرح اللہ نے حضرت مسیح موعود کو اپنے رقیب ہونے کا ثبوت دیا - حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جاہل لوگ ہنسا کرتے تھے کہ انسانی جلد کیا گواہی دے گی مگر اب سائنسدانوں نے قطعی طور پر یہ ثابت کر دیا ہے کہ انسان کے جسم کے ہر سیل میں اس کے سارے جسم کا ریکارڈ محفوظ ہے اس کے بعد حضور نے قرآنی آیات کے حوالے سے رقیب کے معنی انتظار کرنے والا کی وضاحت و تشریح فرمائی -

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

کفالت یتامیٰ کی مبارک تحریک

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں ایسے احباب سے گذارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت ربوہ کو دیکر اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" صدر انجمن ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں - ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ 500 روپے سے ایک ہزار روپے ماہوار ہے - اس وقت بفضل تعالیٰ 1200 یتامیٰ کمیٹی کی زیر کفالت ہیں-

(سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامیٰ دار الضیافت ربوہ)

لینگویج انسٹی ٹیوٹ واقفین نو

لینگویج انسٹی ٹیوٹ واقفین نو دار الرحمت وسطی ربوہ مورخہ 20-10-2001 بروز ہفتہ دوبارہ کھلے گا۔ عربی، سپینش، فرانسیسی اور چینی زبان سیکھنے والے، پہلی اور دوسری کلاس کے تمام واقفین نو 4:15 بجے شام انسٹی ٹیوٹ میں پہنچ جائیں۔ جرمن زبان کی کلاس شروع کرنے کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

والدین سے التماس ہے کہ وقت مقررہ پر بچوں کو ادارہ میں بھجوائیں۔

(سیکرٹری وقف نو۔ لوکل صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

خطبہ جمعہ

رحمانیت کا اکثر حصہ غائب میں ہے

جو رحمان کے ذکر سے اعراض کرے اس کے لئے ایسے شیطان مقرر کر دئے جاتے ہیں جو اللہ کی رحمانیت سے دوسروں کو ناامید کرتے ہیں

دنیا بھر میں خدا تعالیٰ کی رحمانیت کی مظہر ہومیوپیتھی ڈسپنسریاں جماعت کی طرف سے قائم کر دی گئی ہیں جو بلا مبادلہ کام کرتی ہیں۔ ہر ملک کے امیر کا فرض ہے کہ تمام احباب کو مطلع کرے کہ ان کے قریب کہاں کہاں مفت ڈسپنسریاں قائم ہیں اور کس طرح کام کر رہی ہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ 3 اگست 2001ء بمطابق 3 ظہور 1380 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج کے خطبہ میں رحمان کے لفظ کے متعلق یہ آخری خطاب ہوگا۔ اس کے بعد پھر دوسری صفات کی باتیں شروع کی جائیں گی۔ اسی تعلق میں حضرت اقدس مسیح موعود کے وہ الہامات جن میں رحمان کا ذکر ملتا ہے ان کا بھی تذکرہ کیا جائے گا۔

سب سے پہلی آیات سورۃ الزخرف نمبر 37 تا 38 ہیں (-) اور جو رحمان کے ذکر سے اعراض کرے ہم اس کے لئے ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں۔ پس وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے اور یقیناً وہ انہیں راستہ سے گمراہ کر دیتے ہیں جبکہ وہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں۔

یہاں کون سا شیطان مقرر ہوتا ہے رحمٰن سے اعراض کرنے والوں کے لئے۔ ایک تو برے ساتھی جو اللہ کی رحمانیت سے دوسروں کو ناامید کر دیتے ہیں اور وہ انسانی بھیس میں چھپے ہوئے شیطان ہوتے ہیں اور دوسرے نفس کا شیطان بھی مراد ہو سکتا ہے۔ تو بہرحال (نـقیض لہ) سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بیرونی شیطان ہے جو اس پر مسلط ہو جاتا ہے اور **رحمٰن خدا سے غافل کرنے کا مطلب ہے کہ رحمانیت جو لاانتہا رحم کرنے والی ہے اس سے پھر انسان بدظن ہونا شروع ہو جاتا ہے اور مایوس ہونا شروع ہو جاتا ہے اور مایوسیت ہی ابلیسیت کا دوسرا نام ہے۔** پس یاد رکھنا چاہئے کہ رحمان خدا سے یعنی رب رحمٰن سے کسی صورت میں بھی مایوس نہیں ہونا چاہئے اور گناہ کتنے بھی بڑھ جائیں مگر یہ کامل یقین ہونا چاہئے کہ اگر اللہ چاہے تو اس کی رحمانیت ہمارا سہارا بن جائے گی اور ہمیں ہر قسم کی مصیبتوں سے نجات بخشے گی۔ اور جب وہ شیطان ان پر مسلط ہوتے ہیں۔ تو (-) وہ سیدھے راستہ سے ان کو بہکا دیتے ہیں اور وہ یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ہم ہدایت یافتہ لوگ ہیں۔ پس یہ دوسرا دھوکہ ہے کہ جو بدقسمتی سے شیطان کی وجہ سے ان کو نصیب ہوتا ہے کہ باوجود اس کے کہ وہ راہ حق سے ہٹ چکے ہوتے ہیں پھر بھی ان کے دماغ میں یہ وہم ہوتا ہے کہ ہم حقیقی رستہ پر ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود اس تفسیر میں فرماتے ہیں:

''جو شخص قرآن کریم سے اعراض کرے اور جو اس کے صریح مخالف ہے اس کی طرف مائل ہو ہم اس پر شیطان مسلط کر دیتے ہیں''۔ یہاں ذکر الرحمٰن کی تعریف حضرت مسیح موعود نے قرآن کریم سے کی ہے۔ اب رحمان کی کتاب ہے قرآن کریم اور اسی کا ذکر ہے سارے قرآن میں۔ فرمایا کہ ''جو قرآن کریم سے اعراض کرے اور جو اس کے صریح مخالف ہے اس کی طرف مائل ہو ہم اس پر شیطان مسلط کر دیتے ہیں کہ ہر وقت اس کے دل میں وساوس ڈالتا ہے اور حق سے اس کو پھیرتا رہتا ہے اور نابینائی کو اس کی نظر میں آراستہ کر دیتا ہے اور ایک دم اُس سے جدا نہیں ہوتا''۔ یعنی کسی لحہ بھی اس سے جدا نہیں ہوتا۔

ایک آیت ہے سورۃ الزخرف نمبر 46 اور ان سے پوچھ کے دیکھ جنہیں ہم نے تجھ سے پہلے اپنے رسولوں میں سے بھیجا کہ کیا ہم نے رحمٰن کے علاوہ کوئی معبود بنائے تھے جن کی عبادت کی جاتی تھی۔

اب اس میں سوال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے پہلے جو نبی گزر چکے ان سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کیسے پوچھ سکتے ہیں۔ تو ظاہر بات ہے کہ مراد ان کی قوم ہے' ان کے ماننے والے ہیں' ان کے ماننے والوں سے پوچھو کہ کیا پہلے بھی تم نے کبھی سنا ہے کسی نبی کی وساطت سے' کسی صاحب الہام کی وساطت سے کہ خدا تعالیٰ نے رحمان کے علاوہ' اس کے سوا بھی معبود بنائے ہوں۔ یہاں ایک الجھن والا مسئلہ ہے کہ رحمٰن نے تو معبود نہیں بنائے رحمٰن تو خود معبود ہے۔ تو مراد یہ ہے کہ ان لوگوں نے جو جھوٹے معبود بنا رکھے ہیں اس کو وہ خدا تعالیٰ کی رحمانیت کی طرف منسوب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے رحمان خدا نے یا تمہارے رحمان خدا نے یہ جھوٹے معبود ہمارے لئے بنائے تھے اس لئے ہم ان کو مانتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے یعنی رحمان نے تو اپنے سوا کبھی کسی کو کوئی جھوٹا معبود نہیں بنایا۔

(مـن دون الرحمٰن) سے مراد ہے رحمان خدا کی مخالفت میں اور رحمان خدا کے علاوہ بھی مراد ہو سکتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے یہاں رحمان خدا کی مخالفت کے معنے لئے ہیں۔

سورۃ الزخرف کی ایک اور آیت ہے نمبر 82۔ اور نمبر 83۔ ان دونوں آیات میں یہ ذکر ہے اب رحمان خدا کی طرف وہ بیٹا منسوب کرتے ہیں یعنی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ تو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ارشاد ہے کہ تو ان سے کہہ دے کہ مجھے رحمان خدا سے تو کوئی کد نہیں ہے۔ اگر رحمان نے کوئی بیٹا بنایا ہوتا تو سب سے پہلے میں اس کی عبادت کرتا' تم اس کے کیا لگتے ہو۔ جیسا میں رحمان کے قریب ہوں تم اس کے قریب نہیں ہو سکتے۔ پس اگر رحمان نے بیٹا بنایا ہوتا یعنی حضرت عیسیٰ کو اپنے سوا معبود بنایا ہوتا تو سب سے پہلے میں اس کی عبادت کرتا۔

پاک ہے وہ رب جو آسمانوں اور زمین دونوں کا رب ہے۔ اور عرش کا رب بھی ہے۔ یہاں عرش کی تعریف میں حضرت مسیح موعود کے پہلے اقتباسات جو سن چکے ہیں یہاں عرش سے

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

مراد اول طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا دل ہے- چونکہ اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ اپنی آماجگاہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ؐ کے دل بنایا ہے-

سورۃ قٓ آیت نمبر 34 تا 36 جو رحمان خدا سے غیب میں ڈرتا ہے- اور بار بار جھکنے والا دل لے کر آتا ہے- اس سے پہلے میں کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں یہاں (بالغیب) سے کیا مراد ہے- رحمانیت کا اکثر و بیشتر حصہ غیب میں ہی ہے- وہ ساری کائنات جو بنائی گئی اس سے پہلے کون تھا جو اس کی خبر دے سکتا تھا- صرف وہی غیب خدا تھا جس نے سب کچھ بنایا اور کوئی اسے دیکھنے والا نہیں تھا' کوئی ماننے والا نہیں تھا- تو جو رحمان کے غیب ہونے کے باوجود اس سے ڈرتا ہے یہ صحیح تقویٰ کا مقام ہے کہ بظاہر وہ نہ سونگھا جا سکتا ہے نہ دیکھا جا سکتا ہے' نہ چھوا جا سکتا ہے مگر اس کے باوجود سب سے زیادہ قریب ہے اپنے نشانات کے ذریعہ' اپنی قدرتوں کے ذریعہ اس سے قریب تر کوئی چیز نہیں ہو سکتی- پس وہ قریب ہے ان کے لئے جو اپنی رگ جان میں اس کو پاتے ہیں اور اپنے نفس پر غور کرتے ہیں تو نفس کی ساری بناوٹ میں اللہ تعالیٰ کی قدرتیں دکھائی دیتی ہیں- تو اس پہلو سے وہ غیب ہوتے ہوئے بھی قریب ترین ہے-

اور جنت میں وہ لوگ جو قلب منیب لے کے آتے ہیں ہمیشہ خدا کے حضور جھکے رہنے والا دل' ان کو یہ کہا جائے گا تم سلامتی کے ساتھ اس میں داخل ہو یہ ہمیشگی کا دن ہے وہ اس میں وہ سب کچھ پائیں گے جو وہ چاہتے ہیں یا دنیا میں چاہا کرتے تھے اس کی اعلیٰ قسم وہ اس جنت میں دیکھیں گے اور ان کا تصور بھی جہاں تک نہیں پہنچ سکتا وہ بھی ہم ان کو عطا کریں گے- (و لدینا مزید) کا یہ مطلب ہے کہ ہمارے پاس اور بھی بہت کچھ ہے وہ جتنا مرضی سوچ لیں پھر بھی وہ سب کچھ نہیں سوچ سکتے اس لئے ہمارے پاس اور بھی بہت کچھ ہے-

اب سورۃ الرحمٰن کی آیات نمبر 2 تا 5 بے انتہا رحم کرنے والا اور بن مانگے دینے والا- اسی نے قرآن سکھایا- **اب قرآن کی تخلیق اور ازلیت کا مسئلہ اسی آیت سے حل ہو جاتا ہے- قرآن کو سکھایا ہے اس نے' قرآن کو پیدا نہیں کیا- تو یہ ازلی کتاب ہے جو لوح محفوظ میں خدا تعالیٰ نے محفوظ رکھی ہوئی ہے- اب لوح محفوظ کا مسئلہ عام انسان کی سمجھ سے بالا ہے مگر جو چیزیں کسی موقع پر سمجھ سے بالا ہوں وہاں اپنا سر اطاعت جھکا دینا چاہئے-** جہاں ہر وہ چیز جو سمجھ آ گئی وہ درست تھی تو اس کا بھی کوئی معنی ہے جو ہماری سمجھ سے بالا ہو گا لیکن ہے ضرور صحیح کہ قرآن کریم ایک لوح محفوظ میں ہے-

اور رحمان نے قرآن تو سکھایا مگر انسان کو پیدا کیا- اب دونوں میں فرق کیا ہے- انسان کو پیدا کیا اور پھر اسے بیان سکھایا- اب بیان سے مراد زبانیں بھی ہیں اور بیان سے مراد خود قرآن بھی ہے کیونکہ قرآن ہی سب سے زیادہ بیّن کرنے والا' مشکوک چیزوں کو دوسری چیزوں سے الگ کرنے والا ہے اس لئے بیان کا معنی زبانیں بھی ہے' ہر قسم کی زبان انسان کو سکھائی- کس طرح اپنے مفہوم کو ادا کرے- اور اس پہلو سے **حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ عربی زبان وہ پہلی زبان ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو سکھائی-** اب بعض لوگ اس پہ تعجب کرتے ہیں خدا تعالیٰ نے کیسے ایک زبان سکھائی لیکن ان کو غور کرنا چاہئے کہ انسان اور اس سے پہلے بندر میں دیکھو کتنا بظاہر تھوڑا سا فرق ہے یعنی ارتقاء کے لحاظ سے بندر انسان سے پہلے آخری منزل ہے لیکن بندر کی زبان کہاں اور انسان کی زبان کہاں- جب تک رحمان خدا نے انسان کو یہ بیان نہ سکھایا ہو یہ ناممکن تھا کہ وہ اتنے عظیم الشان طریق پر اپنے مطالب کو بیان کر سکتا-

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

"علم نور ہے' وہ حجاب نہیں ہو سکتا بلکہ جہالت حجاب اکبر ہے- خدا کا نام علیم ہے اور پھر قرآن میں آیا ہے (الرحمٰن علم القرآن) اسی لئے ملائکہ نے کہا لا علم لنا (-)

(الحکم- جلد 6- نمبر 25- بتاریخ 17/ جولائی 1902ء صفحہ 2)

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق بھی فرشتوں کو کچھ پتہ نہیں تھا اور خدا کے حضور انہوں نے عرض کیا جب اسماء کی بات ہوئی ہمیں تو کوئی علم نہیں مگر وہ جو تجھے ہے- تو اسماء میں سب سے اول چیز ان انبیاء کے نام تھے جنہوں نے تخلیق کے بعد پیدا ہونا تھا- تخلیق آدم کے سلسلہ سے شروع ہونا تھا- چنانچہ جتنے انبیاء آئے ہیں ان کے اسماء آدم کو سکھائے گئے اور جب فرشتوں سے پوچھا گیا کہ آدم کو جو ہم نے نام سکھائے ہیں تم بتاؤ تو سہی وہ کیا ہیں تو انہوں نے کہا پاک ہے تو' ہمیں تو کوئی علم نہیں مگر جس کا تو ہمیں علم دیتا ہے ہمیں صرف اسی کا علم ہے- اس کے نتیجہ میں یعنی ایک تفسیر اس کی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانہ تک جتنے انبیاء نے ظاہر ہونا تھا ان سب کے نام بتائے اور فرشتوں نے اپنی لاعلمی میں یہ سوال کر دیا کہ کیا ایسے آدم کو تو پیدا کرے گا جو زمین میں خون بہائے- تو اس کا بھی ان کو علم نہیں تھا کہ آدم کے وقت زمین میں خون ضرور بہایا جاتا ہے مگر آدم کی طرف سے یعنی خدا کے نبی کی طرف سے آغاز نہیں ہوتا بلکہ ان مومنوں کا خون بہایا جاتا ہے جو اس نبی پر ایمان لاتے ہیں- تو ذرا سی بات کو بدل کر' پھیر کر دیکھیں جس طرح کلیڈ وسکوپ کو بدل کر دیکھا جاتا ہے تو کچھ اور ہی منظر دکھائی دیتا ہے- خون ضرور ہر نبی سے وابستہ ہو چکا ہے کوئی بھی نبی نہیں جس کے وقت میں انسانی خون نہ بہایا گیا ہو مگر ایک بھی نبی نہیں ہے جس نے خون بہانے کی تعلیم دی ہو یا اقدام کیا ہو- اس نبی کے ماننے والوں کا اس کے مخالفین خون بہاتے ہیں-

حضرت مسیح موعود اپنی کتاب ''منن الرحمان'' میں اسی بیان کے لفظ میں عربی کا مفہوم لیتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:

''سو بیان سے مراد جس کے معنے بولنا ہے' زبان عربی ہے-......... اس زبان کے مفردات ان کے مقابل پر واقع ہیں اور ساتھ اس کے یہ خوبی ہے کہ بولنے کے طریق کو آسان کیا گیا ہے ایسا کہ دل پر اثر پڑے''-

اب سورۃ الملک کی یہ آیات ہیں اور وہی ہے جس نے سات آسمانوں کو طبقہ در طبقہ پیدا کیا ہے- یہ جو ارتقاء کا مضمون ہے اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ یہ صرف اس زمین کے جانداروں سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ ساری کائنات میں پھیلا پڑا ہے- ساری کائنات طبقہ در طبقہ پیدا ہوئی ہے اور ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف ترقی کرتی چلی گئی ہے- اور اتنی وسیع کائنات میں تم کوئی بھی تضاد نہیں دیکھو گے-

تفاوت کا ایک معنی ہے کوئی چیز نظر سے رہ گئی ہو اور ایک معنی ہے تضاد- تو کوئی چیز ایسی نہیں دیکھو گے کہ گویا خدا کی نظر سے باہر رہ گئی ہو- ہر چیز مہیا کی گئی ہے اور اتنی کائنات بنائی گئی' اتنے وسیع قوانین بنائے گئے لیکن ان میں تضاد کوئی نہیں- (-) تو تم نظر دوڑا کے دیکھو' دوبارہ دیکھو تمہیں کوئی کہیں کسی قسم کا فتور دکھائی دیتا ہے' کوئی رخنہ نظر آتا ہے- پھر دوبارہ نظر کو دوڑاؤ دو دفعہ یعنی دوسری مرتبہ نظر پھر دوسری مرتبہ بھی تمہاری طرف ناکام لوٹ آئے گی اور وہ تھکی ہاری ہو گی اور خدا کی ساری کائنات میں کوئی رخنہ اور کوئی خلا دکھائی نہیں دے گا-

حضرت خلیفۃ المسیح الاول اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''خلق الرحمٰن رحمانی تقاضا سے جو اشیاء مفت میں مل گئی ہیں ان کی شکر گزاری کرو' ان میں کوئی فرق نہیں' سورج برابر روشنی دئے جاتا ہے پھر ضرورت نبوت میں کیوں فرق کے قائل بنتے ہو- تفاوت اضطراب کو بھی کہتے ہیں اور اختلاف کو بھی کہتے ہیں- اضطراب یہ ہے کہ کوئی چیز کہیں ڈال دی جائے ایسا نہیں ہے اور نہ ایسا اختلاف اور گڑبڑ ہے کہ مثلاً آگ کی خاصیت پانی میں جا پڑے اور پانی کی خاصیت آگ میں جا پڑے- تفاوت نقصان کے معنوں میں بھی آتا ہے اللہ تعالیٰ کی حق و حکمت میں کوئی نقصان نہیں ہوتا- انسان کی تحقیقات میں نقصان ہے ورنہ خدا کے کاموں میں کوئی نقصان نہیں''-

اب ایک آیت ہے سورۃ الملک کی ہی کیا انہوں نے دیکھا نہیں پرندوں کی طرف جو ان کے اوپر فضا میں اڑتے ہیں- اپنے پر پھیلائے ہوئے بھی اور اکٹھے کئے ہوئے بھی- ان کو کس چیز نے روکا ہوا ہے- رحمان کے سوا- وہ ہر چیز کو بڑی گہری نظر سے دیکھنے والا ہے-

اب سوال یہ ہے کہ اس میں کیا حکمت ہے کہ پرندوں کے اڑنے کو ایک نشان کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے- اس سلسلہ میں سائنس دانوں نے جو تحقیق کی ہے اور بڑی گہری نظر سے اس کا مطالعہ کیا ہے' پرندوں کے جسم

میں از خود اڑنے کی صلاحیت ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ ان کی ہڈیاں اگر کھوکھلی نہ بنائی جاتیں' ان کی چھاتی کے مسلز غیر معمولی طاقتور نہ بنائے جاتے' ان کی ایک خاص شکل مقرر نہ کی جاتی جو تکونی شکل ہے تو ناممکن تھا کہ کوئی ایک پرندہ بھی ہوا میں اڑ سکتا۔ پس یہ رحمانیت کا تقاضا ہے۔ اس نے جب ان پرندوں کو پیدا کیا ہوا میں اڑنے کے قابل' تو اڑنے کے لئے جتنی ان کی ضرورتیں تھیں وہ ساری ان کو مہیا فرما دیں اور یہ تو مختصر ذکر میں نے کیا ہے۔ پرندوں پر اگر غور کر کے دیکھیں تو لا انتہا ایسی باریک باتیں ہیں جن کا اگر خیال نہ رکھا جائے تو کوئی پرندہ ہوا میں اڑ نہیں سکتا۔

حضرت مسیح موعود اس کا ترجمہ اور تفسیر بیان کرتے ہوئے براہین احمدیہ میں لکھتے ہیں:۔

"کیا ان لوگوں نے اپنے سروں پر پرندوں کو اڑتے ہوئے نہیں دیکھا کہ کبھی وہ بازو کھلے ہوئے ہوتے ہیں اور کبھی سمیٹ لیتے ہیں۔ رحمٰن ہی ہے کہ ان کو گرنے سے تھام رکھتا ہے یعنی فیضان رحمانیت ایسا تمام ذی روحوں پر محیط ہو رہا ہے کہ پرندے بھی جو ایک پیسہ کے دو تین مل سکتے ہیں وہ بھی اس فیضان دریا میں خوشی اور سرور سے تیر رہے ہیں"۔

(براھین احمدیہ - صفحہ 376- حاشیہ)

اب پرندے آج کل تو نہیں مل سکتے ایک پیسہ کے' اب اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود کی تحریر سے اس زمانہ کی اقتصادیات کا بھی علم ہوتا جاتا ہے۔ اس زمانہ میں ایک پیسہ کے تین پرندے مل جایا کرتے تھے اب تو پیسہ دے کسی کو پرندوں کے لئے تو وہ منہ پہ مارے اس کے۔

سورۃ الملک ہی کی یہ آیت ہے۔ یہ کون ہوتے ہیں جو تمہارا لشکر بن کر رحمٰن کے مقابل پر تمہاری مدد کریں۔ جس طرح پرندوں کے لشکر ہوتے ہیں اسی طرح خدا تعالیٰ کے فرشتوں کے بھی لشکر ہیں اور جو لشکر ہیں وہ رحمٰن کے مقابل پر انسان کی مدد نہیں کر سکتے خواہ پرندوں کے لشکر ہوں یا اور لشکر ہوں' مادی لشکر جب اللہ تعالیٰ چاہے تو مدد کر سکتے ہیں وہ کسی کی' جب اللہ تعالیٰ نہ چاہے تو کوئی جنود کوئی لشکر کسی انسان کے کام نہیں آ سکتا۔ کافر نہیں ہیں مگر ایک دھوکہ کی حالت میں۔ اب غرور اور غرور میں ایک فرق ہے۔ غرور شیطان کو کہتے ہیں جو دھوکہ دینے والا ہے اور غرور اس دھوکہ کو کہتے ہیں جو شیطان دیتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول لکھتے ہیں:۔

"جند": یہ تمہارے لشکر تمہارے کسی کام نہ آویں گے اور خدا کے عذاب کو ٹال نہ سکیں گے (من دون الرحمٰن) رحمان کے مقابلہ میں تمہارے نہ کام آئیں گے نہ تمہاری مصیبت کو ٹال سکیں گے"۔ (ضمیمہ اخبار بدر - قادیان - 23/ نومبر 1911ء)

اب سورۃ الملک ہی میں ایک اور آیت میں رحمٰن کا یوں ذکر ملتا ہے کہہ دے وہی رحمٰن ہے ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں اور اس پر ہی ہم نے توکل کیا ہے۔ پس تمام تر توکل خدا تعالیٰ کی رحمانیت پر ہی ہونا چاہئے ورنہ انسان کے بس میں تو کچھ بھی نہیں ہے۔ انسان اتنے گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ بے انتہا رحم کرنے والا نہ ہوتا تو کبھی بھی اس کے گناہ بخشے نہ جا سکتے۔ پس رحمانیت پر ہی توکل کرنا چاہئے۔ جتنے بھی انسان گناہ کرتا ہے ان پر غور کرے اور پھر یہ دیکھے کہ رحمان کتنا وسعت والا رحمان ہے' کتنی وسعت ہے اس کے بخشنے میں اور اس پر نظر کرو تو پھر اس پر توکل ہو سکتا ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ انسان گناہوں پر بے حیا ہو جائے مگر غفلت سے گناہ بھی تو ہوتے ہیں اور گناہوں کا شعور ہی بعض دفعہ نہیں آتا۔ جب تک گناہ حد سے زیادہ بڑھ نہ جائیں اس وقت تک انسان کو محسوس ہی نہیں ہوتا کہ میں گناہ کر رہا ہوں۔ تو گناہ کا شعور بھی تو اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کے نتیجہ میں ہی عطا ہوتا ہے۔ تو بہر حال ہر قسم کے گناہوں کے باوجود ایک رحمان ہے جس پر توکل ہو سکتا ہے ورنہ کوئی چھوٹا گناہ بھی نہ بخشا جائے۔ پس تم ضرور جان لوگے کہ وہ کون ہے جو کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا ہے۔

اب سورۃ النبا کی نمبر 36 تا 38 آیات میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں نہ وہ اس میں کوئی لغو بات سنیں گے اور نہ کوئی ادنیٰ سا جھوٹ سنیں گے۔ تیرے رب کی طرف سے ایک جزا ہے ایک جچا تلا انعام۔ (عطاء حسابا) سے مراد ہے' جچا تلا جیسے کانٹے کا تول ہو اس طرح ان کو ایک جزا دی جائے گی۔ ایک اللہ تعالیٰ کی عطا ہے جو بغیر حساب کے نہیں بلکہ ان معنوں میں حساب کے ساتھ ہے کہ وہ اس میں کوئی بھی فرق نہیں دیکھیں گے۔

وہ خدا کون ہے؟ وہ آسمانوں کا خدا ہے اور زمین کا بھی خدا ہے اور ان سب چیزوں کا بھی ہے جو آسمان اور زمین کے درمیان ہیں۔ اب اس طرف بھی میں نے بارہا توجہ دلائی ہے کہ زمین اور آسمان کا تصور تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں موجود تھا۔ لیکن یہ کہ ان کے درمیان کیا ہے اس کا کوئی تصور نہیں تھا۔ پس قرآن کریم نے اس زمانہ میں ایسے خدا تعالیٰ کی بات کی ہے جو زمین و آسمان ہی کا رب نہیں بلکہ ان کے درمیان جو نظر آنے والی' ان دیدنی باتیں ہیں ان کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ اب کشش ثقل کا بھی بے شمار جگہ قرآن کریم میں ذکر ملتا ہے اور وہ دکھائی نہیں دیتی ایسے ستونوں پر کشش ثقل چل رہی ہے جن کو تم اپنی آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتے۔

تو فرمایا زمین و آسمان کے درمیان جو چیزیں ہیں ان میں Dark Matter بھی ہو سکتی ہے۔ سائنس دانوں نے اب دریافت کیا ہے کہ ایک Matter ہے مادہ ایسا جو تاریک مادہ ہے اور تاریک مادے اور روشن مادے کا آپس میں توازن ایسا ہے کہ ایک دوسرے کے برابر ہو جاتے ہیں۔ پس عجیب و غریب باتیں سائنس دانوں نے جو دریافت کی ہیں یہ تمام تر قرآن کریم کی تائید کر رہی ہیں اور اگرچہ یہ خود اندھے ہیں اور خدا کی قدرت کو دیکھ نہیں سکتے مگر عجیب اندھے ہیں کہ خدا کی قدرت کو دکھا دیتے ہیں۔ اس وقت خدا کے سامنے ایسے انسان مغلوب اور مرعوب ہو جائیں گے یعنی یوم قیامت کو کہ اس سے خود خطاب کرنے کی اپنے اندر کوئی طاقت نہیں پائیں گے۔

اس کی مزید تشریح کرتے ہوئے اگلی آیات ہیں 39 تا 40۔ ان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس دن روح القدس اور فرشتے صف بہ صف کھڑے ہوں گے وہ کلام نہیں کریں گے سوائے اس کے جسے رحمان اجازت دے گا اور جو بھی بات کرے گا وہ درست بات کرے گا وہ دن برحق ہے۔ پس جو چاہے اپنے رب کی طرف لوٹنے کی جگہ بنالے۔

اس کے متعلق حقائق الفرقان جلد چہارم میں یہ درج ہے: "علاوہ اس کے رحمان کے معنے رحم بلا مبادلہ کرنے والا ہے۔ صفت رحمانیت اور کفارہ دونوں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے"۔ اب رحمٰن بلا مبادلہ کا جو مضمون ہے اس سے مراد یہ ہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کو ایسے رحمان کے طور پر پیش کیا گیا جس سے پہلے اس کے رحم کو مانگنے والا کوئی بھی وجود نہیں تھا۔ ساری چیزیں اس نے عطا کر دیں انسان کو جو انسان کی پیدائش سے اربوں سال پہلے تیار ہو رہی تھیں اور عین وقت پہ حسب ضرورت وہ چیز اتاری گئی۔ پس وہ دن جس کو حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں رحم بلا مبادلہ کرنے والا ہے کہ رحمان ایسا خدا ہے' ایسا اللہ ہے جو بغیر کسی مبادلہ کے' اس کو دیا کچھ نہیں جاتا مگر وہ رحم کرتا ہے۔

"صفت رحمانیت اور کفارہ دونوں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے" مراد یہ ہے کہ حضرت مسیح کے متعلق جو یہ کہا جاتا ہے کہ وہ بندوں کے گناہوں کا کفارہ ہو گیا تو یہ صفت رحمانیت کے ساتھ اکٹھا نہیں ہو سکتا' رحمانیت تو کسی مبادلہ کو نہیں چاہتی اور کفارہ کسی مبادلہ کو چاہتا ہے اور کفارہ بھی ایسا احمقانہ تصور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے گناہ اٹھا کر اور قیامت تک کے ہونے والے گناہ اٹھا کر ایک مسیح پر لاد دئے اور نعوذ باللہ ان کے گناہوں کے نتیجہ میں بجائے اس کے کہ وہ لعنتی بنتے حضرت مسیح لعنتی بن گئے۔ تو ایسا جھوٹا اور باطل اور عقل کے کلیۃً خلاف عقیدہ ہے کہ اس سے زیادہ لغو عقیدہ دنیا میں ہو نہیں سکتا۔ مگر اس عقیدہ کے لئے دیکھو دنیا میں عیسائیت نے کتنا فساد برپا کر رکھا

ہے اتنی محنت سے اس عقیدہ کو لوگوں کے دلوں میں جاگزیں کیا ہے کہ آنکھیں بند ہو گئی ہیں سوچنے کا دماغ نہیں رہا کہ ہم کس بات پر ایمان لا رہے ہیں اور جو سچا عقیدہ ہے قرآن کریم کا اس سے انکار کرنے پر لوگوں کو آمادہ کیا جا رہا ہے۔ اب جماعت احمدیہ کا فرض ہے کہ اتنی واضح حقیقت یعنی خدا کی وحدانیت اس عقیدہ کو دنیا کے سامنے ببانگ بلند' بلند آواز کے ساتھ پیش کریں اور مسیحیت اس طرح پگھل جائے سامنے سے جس طرح دھوپ سے شبنم پگھل جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود روح القدس کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ اس آیت میں روح سے مراد رسولوں' نبیوں اور محدثوں کی جماعت ہے جن میں روح القدس ڈالا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہوتے ہیں مگر یہ شبہ کہ روح کے لفظ سے ان کو یاد کیا اور ارواح کے لفظ سے کیوں یاد نہیں کیا''. یعنی روح تو واحد کا لفظ ہے اور ان سب کے اوپر الگ الگ روحیں اتاری گئی ہیں' ہر ایک مقرب' ہر خدا کے بندے پر جس کو الہام ہوتا ہے حضرت جبرائیل خود تو نہیں اترتے تو ارواح اترتی ہیں۔ مگر قرآن کریم کا یہ طریق ہے کہ وہ جو سردار ہے اسی کی طرف حوالہ دیا جاتا ہے۔ اس کے تابع جو مختلف روحیں ہیں ان کا الگ الگ ذکر نہیں فرماتا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود ہمیں یہ سمجھاتے ہیں کہ بعض دفعہ قرآن کریم میں ایک واحد کا لفظ بولا جاتا ہے مگر وہ جمع پر اطلاق پاتا ہے اور بعض دفعہ جمع کا لفظ بولا جاتا ہے مگر وہ واحد پہ اطلاق پاتا ہے۔

اس تعلق میں حضور فرماتے ہیں: ''مگر یہ شبہ کہ روح کے لفظ سے ان کو یاد کیا ارواح کے لفظ سے کیوں یاد نہیں کیا۔ پس جان لے کہ قرآن کا محاورہ ایسا ہے کہ کبھی وہ واحد کے لفظ سے جمع مراد لے لیتا ہے اور کبھی جمع سے واحد ارادہ رکھتا ہے۔ یہ قرآن شریف کی ایک عادت مستمرہ ہے''۔ یعنی قرآن کریم میں جگہ جگہ آپ کو یہ اسلوب نظر آئے گا۔ ''اور پھر خدا تعالیٰ نے اپنے انبیاء کو روح کے لفظ سے یاد کیا یعنی ایک لفظ سے جو انقطاع عن الجسم پر دلالت کرتا ہے''۔ اب روح کے لفظ کی تفسیر بھی حضرت مسیح موعود نے ایک بہت ہی عظیم الشان تفسیر فرمائی ہے۔ فرمایا روح تو بدن سے الگ ہوتی ہے اور بدن کو چھوڑ دیتی ہے تو بدن پیچھے کچھ بھی نہیں رہتا۔ تو انبیاء وہ ہیں جو اپنی زندگی ہی میں اپنے بدن سے الگ ہو چکے ہوتے ہیں یعنی جسمانی آلائشوں سے الگ ہو چکے ہوتے ہیں۔

فرماتے ہیں: ''وہ مطہر لوگ اپنی دنیوی زندگی میں اپنی تمام قوتوں کی رو سے مرضات الٰہی میں فنا ہو گئے تھے اور اپنے نفسوں سے ایسے باہر آ گئے تھے جیسے کہ روح بدن سے باہر آ جاتی ہے اور نہ ان کا نفس اور نہ اس نفس کی خواہشیں باقی رہی تھیں۔ روح القدس کے بلائے سے بولتے تھے' نہ اپنی خواہش سے اور گویا وہ روح القدس ہی ہو گئے تھے جس کے ساتھ نفس کی آمیزش نہیں تھی''۔

اب حضرت مسیح موعود کے بعض الہامات جن میں لفظ رحمان کا استعمال آتا ہے۔

(-) اس کا ترجمہ حضرت مسیح موعود کے اپنے الفاظ میں نہیں ملا مگر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اس کا ترجمہ کیا ہے۔ ''میں ہر حالت میں رحمان خدا کے ساتھ ہوں'' یعنی حضرت مسیح موعود کی زبان سے گویا یہ بلایا جا رہا ہے کہ میں یعنی مسیح موعود ہر حالت میں رحمان خدا کے ساتھ ہوں خواہ موت کی حالت ہو خواہ بقا کی حالت ہو۔ تو حضرت مسیح موعود صفت رحمانیت سے کبھی بھی جدا نہیں ہوئے' ہر دکھ اور غم کی حالت میں بھی اور ہر خوشی کی حالت میں بھی۔

پھر 19/اکتوبر 1905ء کا ایک الہام ہے'' انی مع الرحمٰن ادور'' کہ میں خدائے رحمان کے ساتھ چکر کھاتا ہوں۔ اب یہاں بھی حضرت مسیح موعود کی زبان سے یہ کہا جا رہا ہے۔ یعنی اللہ خدائے رحمان کے ساتھ چکر نہیں کھاتا حضرت مسیح موعود کی زبان حال سے یہ کہا جا رہا ہے کہ جیسے اللہ کی رحمانیت اپنے نئے نئے جلوے دکھاتی ہے اسی طرح میں بھی اس رحمانیت کے جلووں کے مطابق ہو جاتا ہوں' جب وہ ایک جلال کا منظر دکھاتی ہے تو میں بھی اسی طرح جلال اور جوش میں آتا ہوں اور جب وہ رحمانیت اپنی ایسی حالت کا جلوہ دکھاتی ہے جس میں بہت زیادہ تر حم اور شفقت پائی جائے تو میں بھی اسی طرح اس حالت کے مطابق ہوتا چلا جاتا ہوں۔

ایک 1906ء کا الہام ہے اور اس کا ترجمہ حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں ہی ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے میں رحمان ہوں (-) میں رحمان ہوں اور ہر ایک امر میں تجھے سہولت دوں گا۔ پس حضرت مسیح موعود کے سارے کام خدا تعالیٰ سے سہولت یافتہ تھے۔ اپنی طاقت سے آپ کوئی کام کر سکتے ہی نہیں تھے۔ اتنے عظیم الشان کام کئے ہیں آپ نے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ ایک انسان کو کیسے یہ توفیق ملی مگر اللہ نے یہ فرمایا کہ میں رحمان ہوں اور میں تجھے ہر کام میں سہولت دوں گا۔

ایک اور الہام ہے میں خدا کی طرف سے خلیفہ کیا گیا ہوں۔ یہ ترجمہ مسیح موعود کا ہے۔ اُمِرْتُ یعنی مجھے امیر یا خلیفہ بنایا گیا ہے رحمان کی طرف سے فاتونی پس میری طرف چلے آؤ۔ انی حمی الرحمٰن میں خدا کی چراگاہ ہوں یہاں حمی الرحمٰن سے مراد یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کی اللہ تعالیٰ بہت غیرت رکھتا ہے۔ جس طرح ایک چراگاہ کی گڈریا حفاظت کرتا ہے اور کسی دوسرے جانور کو اس میں دخل کی اجازت نہیں ہوتی' بھیڑیا داخل ہو اور اگر وہ گڈریا طاقتور ہو تو بھیڑیا موت کا شکار ہو جاتا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود اپنے متعلق خدا تعالیٰ کا یہ الہام بیان کرتے ہیں کہ میں اللہ کی چراگاہ ہوں اور شاخ مثمرم۔ میں وہ شاخ مثمرم ہوں کہ جس کے متعلق خوف رکھو کہ باغبان اپنی مثمر شاخ کو' اپنی پھلدار شاخ کو کبھی کاٹنے نہیں دیتا۔

اے آں کہ سوئے من بدویدی بصد تبر از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم

یہ وہ حمی کی تفسیر ہے۔ اے وہ جو میری طرف کئی تبر لے کے دوڑے چلے آ رہے ہو مجھے کاٹنے کے لئے باغبان سے بھی تو ڈرو کہ میں ایک ثمردار شاخ ہوں۔ اور باغبان اپنی ثمردار شاخ کی لازماً حفاظت کرتا ہے۔

(-) ایک الہام ہے دسمبر 1907ء کا' وفات کے قریب کے زمانہ کا۔ میں تیرا رب' رب رحمان ہوں یعنی تیرا رب جو عزت والا ہے اور صاحب غلبہ ہے۔ میں تیرا رحمان رب ہوں وہ عزت والا اور غلبہ والا رب میں ہوں۔ تو جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تو رحمان سے وابستہ رہے گا جیسا کہ تو ہے تو وہ تیرے لئے عزت کا موجب بھی بنے گا اور غلبہ کا موجب بھی بنے گا کیونکہ رحمٰن خدا صاحب عزت بھی ہے اور صاحب غلبہ بھی ہے۔

ایک الہام ہے یہ 1908ء کا ہے۔ اب یہ اور وصال کے قریب آ گیا ہے۔ پس اسی آخری زمانہ کا الہامات کے ساتھ ہی اب صفت رحمانیت کا مضمون ختم ہو گا اور آئندہ سے دوسری صفات کا ذکر شروع ہو گا۔ ترجمہ اس کا حضرت مسیح موعود نے یوں فرمایا ہے: خدائے رحمان کا حکم خلیفۃ اللہ مغل سلطان کے لئے۔ اللہ کا خلیفہ ہے اور مغل سلطان ہے۔ اور یہ بھی ایک بڑی شان کا اظہار ہے کہ یہ معمولی مغل نہیں ہے بلکہ مغل سلطان ہے جس کو عظیم الشان غلبہ دیا جائے گا۔

اب یہ حضرت مسیح موعود کے ایک دو اقتباسات میں رحمانیت سے متعلق آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

''صفت رحمانیت ہر اس وجود کو جو صفت ربوبیت سے تربیت پا چکا ہے' وہ سب کچھ مہیا کرتی ہے جس کی اسے حاجت ہو''۔ یہاں ربوبیت کو پہلے رکھا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں (الحمدللہ رب العلمین) فرمایا گیا ہے۔ یہاں رحمانیت سے مراد وہ رحمانیت نہیں جو قدیم تر ہے بلکہ ربوبیت کے بعد جو رحمانیت ہے وہ قرآن کریم کے نزول کی صورت میں ظاہر ہوئی ہے۔ تو یہ تضاد جو کبھی کبھی دوستوں کو نظر آتا ہے اس کا حل یہی ہے کہ ایک رحمانیت ہے جو آغاز ہے' ہر چیز کا آغاز اس سے ہے اور ربوبیت بھی اس کے فیض سے جاری ہوتی ہے اور ایک ربوبیت ہے جو انسان بننے کے بعد پھر شروع ہوتی ہے اور ہر چیز حاوی ہو جاتی ہے اور رحمانیت سے پہلے ہوتی ہے۔ اسی ربوبیت کے نتیجہ میں رحمان خدا علم قرآن کے ذریعہ انسان کی تربیت فرماتا ہے۔

فرماتے ہیں: پس یہ صفت تمام وسائل کو رحم پانے والے کے موافق بنا دیتی ہے اور ربوبیت کا نتیجہ وجود کو کامل قویٰ دینا اور ایسے طور پر پیدا کرنا ہے جو اس کے لائق حال اور مناسب ہے۔ اسی صفت کا اثر یہ ہے کہ یہ ہر وجود کو اس کے عیوب کو چھپا دینے والا لباس پہناتی ہے' اسے زینت عطا کرتی ہے اس کی آنکھوں میں سرمہ لگاتی ہے' اس کے چہرہ کو دھوتی ہے' اس کو سواری کے لئے گھوڑا دیتی ہے اور اس کو شاہسواروں کے طریق بتاتی ہے''۔ (کرامات الصادقین)

اب رحمانیت کے دوسرے معنے کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''رحمٰن کے معنے خدا کے کلام سے یہ ثابت ہوتے ہیں کہ جب وہ بغیر کسی عوض کے اور سوا کسی عمل کے رحمت کرتا اور اسباب مہیا کر دیتا ہے۔ مثلاً دیکھو خدا نے جب یہ نظام بنا رکھا ہے۔ سورج ہے' چاند ہے' اناج ہے' پانی ہے' ہوا ہے' ہمارے امراض کے دفعیہ کے لئے قسم قسم کی بوٹیاں ہیں۔ اب کوئی بتلا سکتا ہے کہ یہ اس کے کس عمل کا اجر ہیں۔ ہر ایک شخص جو عمیق فکر کرے اس پر خدا کا رحمان ہونا ثابت ہو جاتا ہے۔ انسان کی زندگی و آسودگی کے لئے جو کچھ چاہئے تھا وہ اس کے پیدا ہونے سے پہلے مہیا کیا۔ جو کچھ آسمان میں ہے اور زمین میں اور پھر جو کچھ ہمارے جود میں پایا جاتا ہے''۔ یعنی انسان کے اندر بھی خدا تعالیٰ کی رحمانیت کے بے شمار مظاہر ہیں ان کا میں نے تفصیل سے دوسری جگہ اور اپنی کتاب ''Rationality'' میں ذکر کیا ہے کہ کس حیرت انگیز طریق پر خدا کی رحمانیت ہمارے بدنوں کے اندر موجزن ہے۔ ''یہ سب اس کی رحمانیت کا نتیجہ ہیں کیونکہ جب ہم ماں کے پیٹ میں تھے اس وقت جو کچھ اس کے انعام تھے وہ کسی کا عمل کا نتیجہ نہیں ہو سکتے۔ تناسخ کا مسئلہ یہیں سے رد ہو جاتا ہے۔ مگر میں اسے چھیڑنا نہیں چاہتا۔''

(البدر۔25/ جون 1908ء صفحہ 3)

اب میں آخر پر آپ کو رحمانیت کا ایک اور جلوہ بھی بتاتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے صفت رحمانیت کے تابع جو شفا کا مضمون پیدا کیا ہے جس کا ذکر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ان میں ایک ہومیوپیتھی شفا کا نظام بھی ہے اور یہ الٰہی نظام شفا کے قریب تر ان معنوں میں ہے کہ اس کی اتنی باریکیاں ہیں کہ ان پر غور کرنے سے انسان خدا کی ہستی کا لازماً قائل ہو جاتا ہے۔ ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت کے بغیر یہ شفا کا مضمون سکھایا جاتا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے مجھے اس مضمون پر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

لیکن اب میں ایک بات سمجھانی چاہتا ہوں۔ میں نے پہلے بھی بارہا ذکر کیا ہے کہ میری ڈاک میں کثرت سے لوگ یہ خط بھیجتے ہیں کہ ہمارا ہومیوپیتھک علاج کرو۔ اڑیسہ سے بھی خط آ رہے ہیں اور پاکستان کی مختلف جگہوں سے' ربوہ سے بھی اور بیرون ربوہ سے بھی۔ اب سوال یہ ہے کہ اتنی دور بیٹھے ہومیوپیتھک علاج ہو سکتا ہی نہیں۔ ہومیوپیتھک علاج کے لئے تحقیق ہونی چاہئے پورے غور و فکر کی ضرورت ہے۔ اس کے دو حل ہیں۔ ایک تو یہ کہ جو میری کتاب ہے ہومیوپیتھی کی وہ آپ خود لے لیں اور اس میں اشارے موجود ہیں ان کو دیکھ کر خود اپنا مطالعہ کریں۔ سب سے بہتر علاج انسان خود کر سکتا ہے جو جانتا ہے کہ مجھے کیا بیماری ہے لیکن جن کو یہ سلیقہ نہیں اور اکثر کو نہیں ہے' بہت مشکل کام ہے کہ ہومیوپیتھک علاج کرنے کے لئے کوئی خود کتاب سے فائدہ اٹھا سکے۔ اس لئے ان کے لئے دنیا بھر میں خدا تعالیٰ کی رحمانیت کی مظہر ڈسپنسریاں قائم کر دی گئی ہیں جو بلامبادلہ کام کرتی ہیں۔

اس کثرت سے ڈسپنسریاں قائم ہیں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے کہ اب دنیا میں کتنی بے شمار ڈسپنسریاں قائم ہیں جو بنی نوع انسان کا علاج کرتی ہیں مگر محض رحمانیت کے طور پر اس کا کوئی متبادل نہیں لیتیں' مفت کی ڈسپنسریاں ہیں اور ان میں لوگ وقف ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک دفعہ پھر سمجھانا چاہتا ہوں احباب جماعت کو کہ اپنی بیماری کیلئے لکھیں تو صرف دعا کے لئے لکھیں مگر علاج کے لئے نہ لکھیں۔ یہ ناممکن ہے میرے لئے کہ اتنی دور بیٹھ کر علاج کر سکوں اور ان کی تفصیل سے گفتگو کر کے ان کے حالات معلوم نہ کروں کہ کیا ہیں۔ اس کے نتیجہ میں سوائے اس کے کہ میں پریشان ہو جاتا ہوں کہ فلاں بھی بیمار ہے' فلاں بھی بیمار ہے اس کو کونسی دوائی دی جائے اور کوئی بھی فائدہ نہیں ہوتا۔

تو اب میں آپ کے سامنے ایک مختصر فہرست رکھتا ہوں کہ کس کثرت کے ساتھ دنیا میں احمدیت کے طفیل مفت علاج کی سہولتیں موجود ہیں۔ ہندوستان' جرمنی' امریکہ' کینیڈا غرضیکہ دنیا بھر کے ممالک میں یہ ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں۔ اب امراء کا فرض ہے کہ وہ احباب جماعت کو واقفیت کروائیں۔ اب امریکہ سے' لاس اینجلیز سے جو خط آتے ہیں کہ میرا علاج کریں وہیں لاس اینجلیز میں ہی ہمارے مربی موجود ہیں جو ہومیوپیتھک علاج کر سکتے ہیں۔ اڑیسہ سے خط آتا ہے وہاں بھی نظام جماعت مقرر ہے کوئی نہ کوئی ہومیوپیتھک ڈسپنسری موجود ہے جو بلامبادلہ ان کی خدمت کے لئے تیار ہے۔ اب ربوہ میں تو کثرت سے ہیں اور ربوہ سے بھی خط آتے ہیں۔ عجیب بات ہے کہ ان کو یہ نہیں پتہ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں ہومیوپیتھک کلینک بامعاوضہ بھی موجود ہیں' بہت سے معاوضہ لے کر کرتے ہیں لیکن جماعت کی طرف سے مفت علاج کی اتنی سہولتیں ہیں کہ دنیا کے کسی شہر میں یہ سہولتیں نہیں ہوں گی اور اس کے باوجود لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ ہمارا علاج کرو اور اپنی علامتیں تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔ تو سب سے پہلے میں بجائے اس کے کہ لمبی فہرست پڑھوں میں اتنا عرض کر دیتا ہوں کہ لوگوں کو پتہ نہیں بیچاروں کو کہ علاج کی کیا سہولت ہے۔ تمام دنیا میں سہولتیں ہیں مگر ان غریبوں کو پتہ نہیں تو کیا کریں بے چارے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ملک کے امیر کا فرض ہے کہ وہ تمام جماعتوں کو مطلع کرے کہ آپ کے قریب ترین کون سی ڈسپنسری ہے جس سے آپ استفادہ کر سکتے ہیں اور اگر اس شہر میں نہیں ہے تو شہر بتائیں کہ کس جگہ جائیں کیونکہ ان کو لازماً پھر وہاں جانا پڑے گا اور ہومیوپیتھک ڈاکٹر موجود ہو گا جو ان کو دیکھ کر پوری تحقیق کرنے کے بعد پھر ان کے لئے علاج تجویز کر سکتا ہے۔

اب مختصراً میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ ہندوستان میں مجموعی طور پر 70 کے لگ بھگ ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں جن میں قادیان میں تین' پنجاب میں چھ' ہماچل پردیش میں ایک' ہریانہ میں چار' راجستھان میں تین' آندھرا پردیش میں دو' صوبہ جموں و کشمیر میں دس' گجرات میں ایک' یوپی میں تین' کیرالہ میں چھ' تامل ناڈو میں دو' مدراس میں دو' بنگال میں سولہ' آسام میں چار' اڑیسہ میں دو۔ یہ ساری ڈسپنسریاں وہاں کام کر رہی ہیں اور مفت علاج کر رہی ہیں۔ تو اگر قصور ہے تو مرکزی امارت کا ہے۔ قادیان کے ذمہ دار افسروں کا قصور ہے کہ انہوں نے کیوں بار بار تمام جماعتوں کو متنبہ نہیں کیا کہ اگر ہومیوپیتھک علاج کرانا ہو تو فلاں جگہ یہ سہولت موجود ہے۔ اگر وہ ایسا کر دیتے تو اس طرح مجھے پھر خط نہ آتے۔

مگر ربوہ والوں کو بھی نہیں بتایا گیا تو اب باقی بیچاروں کو کیا پتہ لگے گا۔ اس لئے یاد یہ فرض ہے' انجمن کا فرض ہے ربوہ کی ڈسپنسریوں کا تمام اہل ربوہ سے تعارف کروائیں اور سارے پاکستان کی ڈسپنسریوں کا سارے پاکستان والوں سے تعارف کروائیں۔ لاہور سے بھی خط آتے ہیں لاہور والوں کو بھی بتائیں تمہارے ہاں اتنی ڈسپنسریاں مفت کام کر رہی ہیں۔ وہاں تو گاؤں گاؤں میں ڈسپنسریاں قائم ہیں۔ اس لئے اب میں امید رکھتا ہوں' اس کی تفصیل نہیں پڑھتا اس میں بہت زیادہ وقت لگے گا کہ تمام امراء صوبائی و ضلع یہ ذمہ داریاں اپنے اوپر ڈال لیں کہ ہر احمدی کو معلوم ہو جانا چاہئے کہ ڈسپنسری کہاں ہے اور کیسے کام کر رہی ہے۔ یہاں میرے پاس موجود ہے فہرست مگر وقت زیادہ ہو رہا ہے اس لئے اب میں اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ اب جماعت کے امراء کی طرف سے یا ناظر اعلیٰ کی طرف سے یا وکلاء اعلیٰ کی طرف سے انشاء اللہ تعالیٰ سب کو معلوم ہو جائے گا اور پھر انشاء اللہ تعالیٰ میرے کام میں سہولت ہو جائے گی۔

دیکھو دعا کے لئے تو میں حاضر ہوں' اتنا صرف لکھا کریں کہ ہمیں فلاں بیماری لاحق ہے

ہمارے لئے دعا کریں اور وہ میں باقاعدگی سے کرتا ہوں - ایک دن بھی Miss نہیں کرتا - خط پڑھتے ہوئے بھی کرتا ہوں' رات کو تہجد میں بھی اکٹھے' اجتماعی طور پر کرتا ہوں - اس لئے جہاں تک دعا کا چارہ ہے وہ تو میرا فرض ہے اور میں لازماً آپ کے دکھ میں شریک ہوتا ہوں اور جہاں تک مجھے توفیق ہے اسے دور کرنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن دور بیٹھے تفصیلی علاج ناممکن ہے - امید ہے آئندہ اس مضمون کو پیش نظر رکھیں گے - اب تھوڑا کرتے کرتے بھی دو بج کر دس منٹ ہو گئے ہیں مگر بہرحال یہ رحمانیت کی صفت کا یہ آخری خطبہ تھا - آئندہ پھر انشاء اللہ دوسری صفات باری تعالیٰ کا ذکر چلے گا -

(الفضل انٹرنیشنل 7/ ستمبر 2001ء)

واقفین نو / سیکرٹریان واقفین نو / والدین واقفین نو متوجہ ہوں

وکالت وقف نو کے زیر انتظام بیت الاظہار میں واقفین نو کو عربی زبان سکھانے کی کلاس جاری ہے - اس کلاس میں مزید بچے / بچیوں کی گنجائش ہے - جو بچے / بچیاں عربی زبان سیکھنا چاہتے ہوں وہ مورخہ 20 اکتوبر 2001ء تک اپنے نام وکالت وقف نو تک پہنچا دیں -

نیز وکالت وقف نو کے تحت انگلش، جرمن اور فرنچ زبان سکھانے کی کلاسوں کا اجراء بھی کیا جا رہا ہے - جو بچے / بچیاں اور احباب و خواتین یہ زبانیں سیکھنا چاہتے ہوں وہ 20 اکتوبر 2001ء تک اپنے نام وکالت وقف نو کو دے دیں -

کلاسوں کے آغاز کے متعلق 20 اکتوبر 2001 کو وکالت وقف نو سے معلوم کر لیں -

(وکالت وقف نو)

اطلاعات و اعلانات

ولادت

مکرم لئیق احمد صاحب حال جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 12 - اکتوبر 2001ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے - جس کا نام سارہ احمد تجویز ہوا ہے - نومولودہ مکرم ماسٹر احمد علی صاحب دار العلوم غربی کی پوتی اور مکرم سعید احمد خان صاحب شادن لنڈ ڈیرہ غازی خان کی نواسی ہے -

احباب سے بچی کے نیک صالحہ باعمر سعادت مند اور خادمہ دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے -

اعلانات کے سلسلہ میں گزارش

احباب کرام سے گزارش ہے کہ الفضل میں اعلانات کی اشاعت کے لئے درج ذیل امور کو مدنظر رکھیں -

1 - اعلان نکاح کے ہمراہ نکاح فارم کی فوٹو کاپی بھجوائیں -

2 - ولادت وفات' بیماری و تقریب شادی کے اعلان پر صدر جماعت / امیر جماعت کی تصدیق ضروری ہے -

3 - نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء رزلٹ کارڈ (یا کوئی اور ثبوت مثلاً دستخط پرنسپل) کی کاپی مع تصدیق صدر جماعت یا امیر صاحب بھجوایا کریں -

(ایڈیٹر الفضل)

نمایاں کامیابی

مکرم عبدالحلیم سحر صاحب افسر امانت تحریک جدید تحریر کرتے ہیں -

خاکسار کے بھانجے عزیزم عطاء الغیور ابن محترم بشارت احمد خان صاحب مرحوم نے امسال انٹرمیڈیٹ کے (Pre-Engineering) امتحان میں خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ نمایاں کامیابی حاصل کی - عزیزم نے کل نمبر 1100 میں سے 883 نمبر حاصل کئے - عزیزم نے یہ امتحان نصرت جہاں اکیڈمی سے دیا اور پورے کالج بلکہ ربوہ میں اول رہے - (الحمد للہ)

عزیزم نے انٹری ٹیسٹ الیکٹرک انجینئرنگ کے لئے لاہور میں دیا اور خدا کے فضل سے 400 سے 339 نمبر حاصل کئے اور میرٹ کے لحاظ سے 81% نمبر رہے - جب کہ الیکٹرک انجینئرنگ میں داخلہ کے 79% نمبر کی ضرورت ہوتی ہے - احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو مزید کامیابیوں سے نوازتا چلا جائے -

ایم ٹی اے کے پروگرامز سے بھرپور فائدہ اٹھائیے

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

جلال آباد کابل قندھار پر اندھا دھند بمباری

امریکہ اور برطانیہ کے طیاروں نے افغانستان کے شہر جلال آباد پر کروز میزائلوں سے حملہ کیا اور کابل قندھار پر اندھا دھند بمباری کی - کابل کا دنیا سے رابطہ ختم ہو گیا - ہرات میں طالبان کے ہیلی کاپٹر تباہ ہو گئے - کابل ائرپورٹ' ملٹری اکیڈمی اور آرٹلری بیس نشانہ بنے - فراخ شہر میں کئی بم شہری علاقوں میں گرے - حملہ آور طیاروں نے گروپ کی شکل میں بمباری کی -

دوسرا منصوبہ تیار امریکی محکمہ دفاع نے دوسرے مرحلہ میں افغانستان پر خفیہ حملوں کی منصوبہ بندی کر لی - برطانیہ کے وزیراعظم ٹونی بلیئر نے واضح کیا ہے کہ ہمیں ہلاکتوں کی پرواہ نہیں اسامہ اور القاعدہ کا نیٹ ورک ختم کر کے رہیں گے - خبروں کے مطابق برطانوی شہریوں کو اسلامی ممالک میں جانے سے روک دیا گیا - امریکہ شمالی اتحاد کو روس سے اسلحہ خرید کر دے گا - ہرات میں ریڈار سٹیشن تباہ ہو گیا -

القاعدہ کی دھمکی اسامہ کی تنظیم القاعدہ نے کہا ہے کہ مسلمان طیاروں پر سفر نہ کریں ہم جوابی حملے کریں گے - وہائٹ ہاؤس نے کہا ہے کہ یہ صرف دھمکی ہے - ایف بی آئی نے کہا کہ 24 گھنٹوں میں حملے ہوں گے -

امریکہ کے خلاف دنیا بھر میں مظاہرے

افغانستان پر امریکی حملوں کے خلاف دنیا کے مختلف شہروں میں مظاہرے ہو رہے ہیں - نائیجیریا کے شہر کانو میں مظاہرہ مسلم عیسائی بلوہ میں بدل گیا جس کے نتیجے میں 200 - افراد ہلاک ہو گئے - بھارت کے شہر کول کتہ میں 70 ہزار مظاہرین نے احتجاج کیا -

شمالی اتحاد کا امریکہ کے خلاف بیان طالبان کے مخالف شمالی اتحاد کے اہم رہنما حاجی قدیر نے افغان عوام پر امریکی حملوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ شمالی اتحاد زمینی حملوں میں امریکہ سے ہرگز تعاون نہیں کرے گا -

کیمیائی بموں سے حملہ کابل اور قندھار پر اتوار کے روز جو حملے کئے گئے ان میں کیمیائی بموں کا بھی استعمال کیا گیا جس سے شہری آبادیاں ملیامیٹ ہو گئیں سینکڑوں افراد ہلاک ہو گئے -

امریکہ کو حساب دینا پڑے گا افغانستان کے سربراہ ملا عمر نے کہا ہے کہ امریکہ کو مظلوم مسلمانوں کے قتل عام کا حساب دینا ہوگا پورا افغانستان تباہ ہو جائے ہم شہید ہو جائیں امریکہ کے ارمان پورے نہیں ہوں گے - اب امریکہ کے پارہ پارہ ہونے کی باری ہے -

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

بدھ 17/ اکتوبر 2001ء

12-05 a.m	اردو کلاس
1-25 a.m	نارویجین پروگرام
2-00 a.m	بنگالی ملاقات
3-00 a.m	طب کی باتیں
3-30 a.m	ترجمۃ القرآن کلاس
4-30 a.m	فرانسیسی پروگرام
5-05a.m	تلاوت - خبریں - تاریخ احمدیت
6-00 a.m	چلڈرنز کارنر
7-00 a.m	ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 215
8-05 a.m	پھولوں کی نمائش پر رپورٹ
8-40 a.m	اطفال کی حضور سے ملاقات
9-35 a.m	اردو اسباق
10-05 a.m	لقاء مع العرب نمبر 401
11-05 a.m	تلاوت - خبریں - تاریخ احمدیت
12-00 p.m	سواحیلی پروگرام
12-55 p.m	پھولوں کی نمائش پر رپورٹ
1-30 p.m	المائدہ
2-00 p.m	لقاء مع العرب
2-55 p.m	انڈونیشین سروس
3-55 p.m	چلڈرنز کارنر
4-25 p.m	اردو اسباق
5-05 p.m	تلاوت - خبریں
5-30p.m	بنگالی پروگرام
6-30 p.m	اطفال کی حضور سے ملاقات
7-25 p.m	تاریخ احمدیت سے ایک ورق
7-50 p.m	ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 215
8-55 p.m	چلڈرنز کارنر
9-25 p.m	اردو اسباق
9-55 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت -
11-15 p.m	فرانسیسی پروگرام

بچوں اور بڑوں کی یادداشت کو تیز کرنے کی مؤثر دوا
دماغی ٹانک GHP-326/GH
20ML قطرے یا 20 گرام گولیاں - قیمت =/25
عزیز ہومیو پیتھک ربوہ فون 212399

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

☆ منگل 16-اکتوبر غروب آفتاب: 5-38
☆ بدھ 17-اکتوبر طلوع فجر: 4-49
☆ بدھ 17-اکتوبر طلوع آفتاب: 6.11

ہڑتال کی مخالفت پیپلز پارٹی اور عوامی نیشنل پارٹی نے دینی جماعتوں کی اپیل پر ہڑتال کی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ ان کے کارکن ہڑتال میں قطعی شریک نہیں ہوں گے- پیپلز پارٹی کے نمائندے نے پی پی آئی سے ٹیلی فون پر بات چیت کے دوران کہا کہ پیپلز پارٹی کسی بھی جگہ بے قصور انسانوں کی ہلاکت کے خلاف ہے- اے این پی کے نمائندہ نے کہا کہ اے این پی دہشت گردی کے خلاف حکومت کی پالیسی کی حمایت کرتی ہے- انہوں نے کہا کہ افغانستان میں اسلام کے لئے جنگ نہیں ہو رہی-

چاغی اور خاران میں غیر ملکی جہازوں کی پروازیں چاغی اور خاران کے اضلاع میں جہازوں کے پرواز کرنے کی اطلاع ملی ہے خیال کیا جاتا ہے کہ یہ طیارے غیر ملکی ہیں جنہوں نے دالبندین کے قریب گردی کے جنگلاتی علاقے پر نیچی پروازیں کیں- علاوہ ازیں نوشکی، نوک کنڈی، قافتان، بسمیہ اور ماش خیل میں بھی رات کے وقت جہازوں کی آوازیں سنی گئیں-

اسلام آباد میں مظاہرے افغانستان میں امریکی حملوں اور اس کے نتیجے میں سینکڑوں افراد کی ہلاکت کے خلاف افغانستان و پاکستان کونسل کے زیر اہتمام اسلام آباد میں احتجاجی مظاہرہ ہوا-

کور کمانڈروں کا اجلاس بری فوج کے کور کمانڈروں کا اجلاس گزشتہ روز صدر جنرل مشرف کی صدارت میں منعقد ہوا- افغانستان پر امریکی حملے اور پاک فوج میں اعلیٰ سطحی تقرر اور تبادلوں کے بعد کور کمانڈرز کا یہ پہلا اجلاس تھا- اجلاس میں افغانستان پر امریکی اور اس کے اتحادیوں کی طرف سے شروع کی جانے والی کارروائی سے پاکستان اور خطے پر مرتب ہونے والے اثرات، امریکی وزیر خارجہ کولن پاول کا دورہ پاکستان اور پاکستان کی سلامتی و پاک فوج کے پیشہ وارانہ امور پر غور کیا گیا-

مولانا فضل الرحمٰن اور اعظم طارق نظر بند جمعیت علمائے اسلام سندھ کے سیکرٹری اطلاعات نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مولانا فضل الرحمٰن کو رہا کرنے کے بعد دوبارہ گھر میں نظر بند کر دیا گیا ہے اسی طرح سپاہ صحابہ کے صدر اعظم طارق کو دو ماہ کے لئے ان کی رہائش گاہ پر نظر بند کر دیا گیا ہے- اس مقصد کے لئے ان کی رہائش گاہ کے اردگرد بھاری نفری تعینات کر دی گئی ہے- نظر بندی کے دوران ان کی ملاقاتوں پر پابندی رہے گی-

جیکب آباد میں مظاہرین اور سیکیورٹی فورسز میں تصادم جیکب آباد میں شہباز ائر بیس پر گھیراؤ کرنے کے لئے جانے والے مذہبی جماعتوں کے سینکڑوں کارکنوں اور رینجرز پولیس کے درمیان تصادم کے نتیجہ میں دو افراد مارے گئے جبکہ گیارہ زخمی ہو گئے- زخمی ہونے والوں میں رینجرز کے دو اہلکار بھی شامل ہیں- تصادم کے بعد علاقے میں شدید کشیدگی پھیل گئی- جبکہ مختلف علاقوں میں جلاؤ گھیراؤ کے واقعات بھی رونما ہوئے- شہر میں ہڑتال کے باعث کرفیو کا سماں تھا-

افغانستان کے زخمی پاکستان میں افغانستان پر بمباری اور میزائلوں سے حملوں میں زخمی ہونے والوں میں سے کچھ کو علاج کے لئے پاکستان لایا جا رہا ہے- ایسے زخمی بلوچستان بھی پہنچے ہیں- غیر معروف راستوں سے افغان مہاجرین کی آمد کا سلسلہ بھی جاری ہے- اور ایسے مہاجرین کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے-

جنگ نے طول پکڑا تو پاکستانی معیشت تباہ ہو گی لاہور ایوان صنعت وتجارت کے صدر ڈاکٹر خالد چوہدری نے کہا ہے کہ امریکہ کی افغانستان کے خلاف جنگ نے زیادہ طول پکڑا تو پاکستان کی معیشت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا- اور ملک کی کاروباری سرگرمیوں اور صنعتی عمل کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے- وہ لاہور میں ایوان کی ایگزیکٹو کمیٹی کے نو منتخب رکن کی جانب سے دیئے گئے عشائیہ کے شرکاء سے خطاب کر رہے تھے- انہوں نے کہا موجودہ حالات میں ملک کی کاروباری برادری حکومت سے تعاون کرنا چاہتی ہے- لیکن حکومت بھی ان کی جائز مشکلات کو فوری طور پر حل کرنے کے اقدامات کرے- تاکہ مل جل کر موجودہ صورتحال کا مقابلہ کیا جا سکے-

بڑی طاقت کے خلاف ہمارا ہی نقصان ہو گا حکومت پاکستان کے ترجمان میجر جنرل راشد قریشی نے کہا ہے کہ امریکی وزیر خارجہ کولن پاول کے ساتھ کشمیر اور افغانستان سمیت کئی اہم اور بنیادی ایشوز پر بامقصد بات چیت ہو گی- جس کے بڑے مثبت نتائج برآمد ہوں گے- اخبار نویسوں سے باتیں کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ موجودہ ملکی صورتحال کے حوالے سے ہر سطح پر آپس میں مشاورت کے عمل کو تقویت دینے کی ضرورت ہے- کیونکہ اگر بعض حلقوں کی طرف سے قومی سوچ کے برعکس احتجاج اور ہڑتالوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے تو اس سے ملکی یکجہتی اور بقا کو خطرات لاحق ہو سکتے ہیں جس سے بھارت فائدہ اٹھا سکتا ہے- انہوں نے کہا کہ موجودہ حالات میں احتجاج اور ہڑتالوں کی بجائے مشاورت اور اتحاد کو مزید فروغ دینے کی ضرورت ہے- کیونکہ ایک بڑی طاقت کے خلاف احتجاج میں اس کا کوئی نقصان نہیں-

کولن پاول سے پوچھیں گے پاکستانی وزیر خارجہ عبدالستار نے امریکی وزیر خارجہ کولن پاول کے دورہ پاکستان کے بارے میں امریکی ٹیلی ویژن کو بتایا کہ پاکستان امریکی وزیر خارجہ سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہے کہ ایک فوجی کے لحاظ سے ان کی موجودہ صورتحال پر کیا رائے ہے اور کیا اندازہ ہے دوسری بات پاکستان یہ معلوم کرنا چاہے گا کہ افغانستان پر 10 روز کے فوجی آپریشن کے بعد کیا پیشرفت ہوئی ہے- کیا امید کی کوئی کرن نظر آ رہی ہے اور یہ فوجی آپریشن کب ختم ہو گا- کیونکہ پاکستان کی عوام کی تشویش میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے- افغانستان کے معصوم عوام کے قتل کے بارے میں پاکستان کے جذبات ویسے ہیں جیسے امریکہ میں 11 ستمبر کی دہشت گردی کے بعد امریکی عوام کے بارے میں تھے-

فوری انتخابات کرائے جائیں پاکستان پیپلز پارٹی نے موقف اختیار کیا ہے کہ ملک کے موجودہ سنگین بحران میں سیاسی مذاکرات شروع کئے جائیں اور بے نظیر بھٹو کو ان میں شامل کیا جائے- قومی اتفاق رائے کے لئے فوری طور پر انتخابات کرائے جائیں- اور اس کے لئے قومی حکومت تشکیل دی جائے یہ موقف پیپلز پارٹی کی سینٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کے اجلاس میں منظور منظور کی جانے والی قرارداد میں اختیار کیا گیا- یہ اجلاس کراچی میں بلاول ہاؤس میں پارٹی کے مرکزی وائس چیئرمین مخدوم امین فہیم کی زیر صدارت میں منعقد ہوا جس میں 11 ستمبر کے امریکہ میں دہشت گردی کے واقعات کے ساتھ ساتھ مغربی معاشرے میں تارکین وطن کے خلاف نسلی، مذہبی، اور ثقافتی بنا پر حملے کئے جانے پر بھی افسوس کا اظہار کیا گیا-

اعلان داخلہ

- یونیورسٹی آف سندھ جام شورو نے ماسٹرز ان ہوم اکنامکس اور بی جی ڈی ان کمیونٹی ڈیویلپمنٹ میں داخلے کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 2001-10-30 ہے-
مزید معلومات کے لئے 2001-10-10 ڈان-
- انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ لاہور نے ایم فل کمیونٹی میڈیسن میں داخلے کا اعلان کر دیا ہے-
مزید معلومات کے لئے ڈان 2001-10-10
نیز داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 10 نومبر 2001ء

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی و کوکنگ آئل
بلال انٹر پرائزز
سبزی منڈی - اسلام آباد
آفس 051-440892-441767 ☎
رہائش 051-410090 ☎

PRO TECH UPS لگوائیں لوڈ شیڈنگ سے نجات پائیں- اپنا کمپیوٹر- ٹی وی- ویڈیو گیم- ڈش ریسیور اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بجلی جانے کے بعد بھی استعمال کریں-
32 اپر فلور چوبرجی سنٹر ملتان روڈ لاہور ☎ 7413853
Email:pro_tech_1@yahoo.com

نئی و پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت کا مرکز
احمد موٹرز
157/13 فیروزپور روڈ- مسلم ٹاؤن موڑ لاہور
رابطہ کیلئے- مظفر محمود- فون آفس 32-7572031
رہائش 142/D ماڈل ٹاؤن لاہور

البشیرز- اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
پتوکی شوروم فون 214510-04524 ربوہ 423173-04942

DILAWAR RADIO
Deals in: *Car stereo pioneer
*sony Hi-Fi, *Kenwood Power
Amp+ Woofer. *Hi-Fi Stereo Car
Main 3 –Hall Road, Lahore
☎ 7352212, 7352790

نئی ہزاری کے آغاز میں جدید تقاضوں سے
ہم آہنگ منفرد اور معیاری تعلیمی ادارہ
نیو ملینیم اسکالرز
چونڈہ سیالکوٹ

معیاری اور کوالٹی سکرین پرنٹنگ اور ڈیزائننگ
خان نیم پلیٹس
نیم پلیٹس کلاک ڈائلز
سٹکرز شیلڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862 فیکس 5123862
ای میل: knp_pk@yahoo.com

جاپانی گاڑیوں کے انجن گیسکٹ ساختہ جاپان و تائیوان
Bani Sons بانی سنز
میکلن سٹریٹ، پلازہ سکوائر کراچی
فون نمبر 021-7720874-7729137
Fax- (92-21)7773723
E-mail: banisons@cyber.net.Pk

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی- محمد اشرف بلال
زیر نگرانی- پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار- صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر- ناغہ بروز اتوار
86- علامہ اقبال روڈ- گڑھی شاہو- لاہور

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61